سبق نمبر 10

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ مَكِّيَّةٌ

آیات: 1 تا 52

سوال 1: سورۂ ابراہیم کا مختصر تعارف اور اہم موضوعات لکھیں۔

جواب: (الف) سورۂ ابراہیم کا تعارف:

1۔ **مکی سورت:** سورۂ ابراہیم مکی سورت ہے۔

2۔ **ترتیب نزولی:** یہ سورت نزول کے اعتبار سے 72 نمبر پر ہے۔

3۔ **ترتیب جمعی:** یہ سورت ترتیب جمعی کے اعتبار سے 14 نمبر پر ہے۔

4۔ **کل رکوع:** اس سورت میں کُل 7 ہیں۔

5۔ **کل آیات:** اس سورت میں کُل 52 آیات مبارکہ ہیں۔

(ب) اہم موضوعات: سورۂ ابراہیم کے اہم موضوعات کا ذکر درجہ ذیل ہے:

1۔ ایام اللہ کا بیان

2۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر واقعہ

3۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کے لیے عذابِ جہنم کا بیان

4۔ دنیاداروں کو رہنما اور شیطان کے جھوٹے وعدوں پر یقین رکھنے والوں کا حال

5۔ اہلِ جہنم کا بیان

6۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر

7۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم دعاؤں کا ذکر

8۔ قیامت کے ہیبت ناک حال کا بیان

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ

بامحاورہ ترجمہ — سورۃ نمبر: 14، آیات: 1 تا 52

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔
الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
الٓرٰ (یہ) ایک کتاب (ہے) جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ
روشنی کی طرف نکال لائیں اُن کے رب کے حکم سے (اُس رب کے) راستہ کیطرف جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔
اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ
وہ اللہ ہے جس کیلئے وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں ہے اور کافروں کیلئے
عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ
سخت عذاب (کیوجہ) سے ہلاکت ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں آخرت کے مقابلہ میں
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ
اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ اُس (راستہ) میں ٹیڑھ تلاش کرتے ہیں یہ لوگ دُور کی گمراہی میں ہیں۔
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
اور ہم نے جو بھی رسول بھیجے ان کی قوم کی زبان ہی میں (پیغام دے کر بھیجے)
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
تاکہ وہ ان کیلئے (احکامِ الٰہی) خوب واضح کردیں تو اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ
اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ
اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ
اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
یقیناً اس (یاددہانی) میں نشانیاں ہیں ہر صبر شکر کرنے والے کیلئے۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

اپنی قوم سے کہ تم یاد کرو اپنے اوپر اللہ کے نعمت کو جب اس نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات عطا فرمائی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط

وہ تمہیں بدترین عذاب پہنچاتے تھے اور وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

(تو) یقیناً میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں ناشکری کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تو یقیناً اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔ کیا تمہارے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ڛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ط

(یعنی) قومِ نوح (علیہ السلام) اور عاد اور ثمود کی اور اُن لوگوں کی جو اُن کے بعد تھے انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ

انکے پاس انکے رسول واضح نشانیاں لیکر آئے تھے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں پر رکھ دیے (کہ خاموش رہو)

وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ

اور کہنے لگے بیشک ہم (اس کا) انکار کرتے ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اور یقیناً ہم (ایسے) شک میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اس سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو جو بے چین کرنے والا ہے۔ اُن کے رسولوں نے فرمایا

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

کیا اللہ کے بارے میں شک ہے؟ جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہاری خاطر تمہارے گناہ بخش دے

وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ط

اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت دے انہوں نے کہا تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو

تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

تم چاہتے ہو کہ ہمیں (اُس سے) روک دو جن کی پوجا تمہارے باپ دادا کرتے تھے تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے آؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اُن سے اُن کے رسولوں نے فرمایا (آدم علیہ السلام کی نسل ہونے میں) ہم تمہارے جیسے بشر ہیں

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا

لیکن اللہ جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے اور ہمارا کام نہیں

أَنْ نَّأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی دلیل لے آئیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اُس نے ہمیں ہماری (کامیابی کی) راہیں دکھائی ہیں

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝١٢ ع

اور ہم تمہاری ایذاؤں پر ضرور صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا

اور اُن لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا اپنے رسولوں سے ہم تمہیں اپنی زمین سے ضرور نکال دیںگے

أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

یا تم ہمارے طریقہ پر واپس آجاؤ تو ان (رسولوں) پر ان کے رب نے وحی بھیجی

لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝١٣ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ

کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ اور اُن کے بعد ہم تمہیں (اسی) زمین میں ضرور آباد فرمائیں گے

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝

یہ (وعدہ) ہر اس شخص کیلئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو اور میرے (عذاب کے) وعدہ سے ڈرتا ہو۔

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝١٥ مِّنْ وَّرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝١٦

اور اُنہوں نے فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا۔ اس کے پیچھے جہنم ہے اور پینے کو اسے پیپ کا پانی دیا جائیگا۔

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

وہ اُسے گھونٹ گھونٹ کرکے پیئے گا اور اُسے حلق سے (نیچے) نہ اُتار سکے گا اور اسے ہر طرف سے موت آگھیرے گی

وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک (اور) سخت عذاب ہوگا۔ جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ

ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ ہو جسے تیز آندھی کے دن ہوا تیزی کے ساتھ اڑا لے جائے

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾

جو کچھ انہوں نے کمایا اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا یہی تو دور کی گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو برحق پیدا فرمایا اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾

اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ (بات) اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

اور (قیامت کے دن) سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ کہیں گے ان سے جنہوں نے تکبر کیا

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ

بیشک ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے دور کر سکتے ہو اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی؟

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۖ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

وہ کہیں گے تو ہم ضرور تمہاری رہنمائی کرتے ہمارے لیے برابر ہے

اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾

خواہ ہم چیخ پکار کریں یا صبر کریں ہمارے لیے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

اور جب (تمام معاملات کا) فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

(وہ) سچا وعدہ (تھا) اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا تو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کچھ زور نہ تھا

اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ

مگر یہ کہ میں نے تمہیں دعوت دی تو تم نے میری بات مان لی لہٰذا اب تم مجھے ملامت نہ کرو

وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو (آج) نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

بیشک میں انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک ٹھہرایا تھا بیشک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ داخل کیے جائیں گے۔ (ایسی) جنتوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اپنے رب کے حکم سے اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

وہاں انکی (ملاقات کی) دُعا سلام ہوگی۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ کلمے کی کیسی مثال بیان فرمائی

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ

وہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اور اُس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے

حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ

اور ناپاک کلمہ کی مثال ایسی ہے جیسے ناپاک درخت ہو جسے زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے

مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اس کے لیے کوئی قرار نہیں ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے جو ایمان لائے

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ

مضبوط بات کے ذریعہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے

وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ

اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا آپ نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا (جنہوں نے) اللہ کی نعمت کو

اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ

ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں پہنچا دیا۔ (یعنی) جہنم (میں) جس میں وہ جھلسیں گے

وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ط

اور (وہ) بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ اور اُنہوں نے اللہ کیلئے (کچھ) شریک بنا لیے تاکہ وہ اُسکے راستہ سے گمراہی کریں

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ قُلْ لِّعِبَادِيَ

آپ فرما دیجیے تم (چند روزہ) فائدہ اُٹھالو پھر یقیناً تمہارا لوٹنا آگ کیطرف ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے میرے اُن بندوں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

جو ایمان لائے کہ وہ نماز قائم کریں اور اس میں سے خرچ کریں جو ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝

پوشیدہ اور علانیہ طور پر اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (کام آئیگی)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس (پانی) کے ذریعہ پھلوں میں سے

رِزْقًا لَّكُمْ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ج

تمہارے لیے رزق نکالا اور اُس نے تمہارے لیے کشتیوں کو کام میں لگا دیا تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اور اس نے تمہارے لیے نہروں کو (بھی) کام میں لگا دیا۔ اور اس نے سورج کو اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا

دَآئِبَيْنِ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ

دونوں لگاتار گردش کر رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا۔ اور اس نے تمہیں ہر وہ چیز عطا فرمائی

مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط

جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

یقیناً انسان بڑا ظالم بہت ناشکرا ہے۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے رب!

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

اس شہر کو امن بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ج

اے میرے رب! بیشک انہوں (یعنی بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے لہٰذا جس نے میری پیروی کی تو بیشک وہ مجھ سے ہے

وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ رَبَّنَآ

اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب!

إِنِّيْٓ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ

بیشک میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جو بنجر تھی تیرے حرمت والے گھر کے پاس

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل انکی طرف مائل فرمادے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

تاکہ وہ شکر ادا کریں۔ اے ہمارے رب! بیشک تو جانتا ہے جو (کچھ) ہم چھپاتے ہو اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ۝

اور اللہ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ ؕ إِنَّ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) عطا فرمائے یقیناً

رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ

میرا رب دُعائیں ضرور سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجئے اور میری اولاد میں سے بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ إِنَّمَا

جس دن حساب قائم ہوگا۔ اور تم اللہ کو ہرگز بے خبر خیال نہ کرنا اُن (اعمال) سے جو ظالم کر رہے ہیں بیشک

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْأَبْصَارُ ۙ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ

وہ تو انہیں اس دن کیلئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں (خوف کیوجہ سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی۔ وہ اپنے سر اوپر اُٹھائے ہوئے

رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ۝

دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہ آسکیں گی اور اُن کے دل (خوف کی وجہ سے) بدحواس ہوں گے۔

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ

اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جب اُن پر عذاب آئے گا تو جنہوں نے ظلم کیا وہ کہیں گے اے ہمارے رب!

أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ

ہمیں تھوڑی مدت کیلئے مہلت دے دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے

أَوَلَمْ تَكُونُوٓا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝

(کہا جائے گا) کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے؟

وَسَكَنتُمْ فِى مَسَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ

اور تم اُن لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر (اچھی طرح) واضح ہو گیا تھا

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ ٱلْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ

کہ ہم نے اُنکے ساتھ کیا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لیے مثالیں بھی بیان فرمادی تھیں۔ اور یقیناً اُنہوں نے اپنی چالیں چلی تھیں

وَعِندَ ٱللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ ٱلْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ

اور اللہ کے پاس اُنکی ہر چال (کا توڑ) ہے اور یقیناً اُنکی چالیں ایسی تھیں کہ اُن سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس تم ہرگز نہ خیال کرو

ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ

کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے بیشک اللہ بہت غالب انتقام لینے والا ہے۔ جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے

غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ۝

بدل دی جائے گی اور آسمان (بھی) اور سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو اکیلا ہے سب پر غالب ہے۔

وَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِى ٱلْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ

اور آپ اُس دن مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ آپس میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہونگے۔ اُن کے کُرتے گندھک کے ہونگے

وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ ۝ لِيَجْزِىَ ٱللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ ٱللَّهَ

اور اُن کے چہروں کو آگ ڈھانپ رہی ہوگی۔ تاکہ اللہ ہر شخص کو اس (عمل) کا بدلہ دے جو اس نے کمایا بیشک اللہ

سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ۝ هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِۦ

بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) انسانوں کیلئے (اللہ کا) پیغام ہے اور تاکہ اُنہیں اِسکے ذریعہ ڈرایا جائے

وَلِيَعْلَمُوٓا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا ٱلْأَلْبَٰبِ ۝

اور تاکہ وہ جان لیں کہ بیشک وہی (اللہ) اکیلا معبود ہے اور تاکہ عقل مند لوگ (اس سے) نصیحت حاصل کریں۔

مشکل الفاظ کے معانی (Important for MCQs)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بِاَيّٰمِ اللهِ	اللہ کے دن	حَمِيْدٌ	سب تعریفوں کا مستحق
بِالْبَيِّنٰتِ	روشن دلیلیں	مُرِيْبٍ	تذبذب میں ڈالنے والا
اَجَلٍ مُّسَمًّى	ایک مقررہ میعاد	بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ	کوئی روشن دلیل
جَبَّارٍ	سرکش	وَيُسْقٰى	اور پلایا جائیگا اسے
صَدِيْدٍ	خون اور پیپ	مِنْ مَّحِيْصٍ	کوئی راہ فرار
قُضِيَ الْاَمْرُ	فیصلہ ہو چکے گا	اَصْلُهَا ثَابِتٌ	جس کی جڑیں بڑی مضبوط
يَتَذَكَّرُوْنَ	خوب ذہن نشین کرلیں	اَنْدَادًا	مد مقابل
تَمَتَّعُوْا	لطف اٹھالو	لَّا بَيْعٌ	نہ کوئی خرید و فروخت
وَلَا خِلٰلٌ	اور نہ دوستی	وَيُنْفِقُوْا	اور خرچ کیا کریں
الْفُلْكَ	کشتی	الْاَصْنَامَ	بتوں
ذُرِّيَّتِيْ	میری اولاد	اَخِّرْنَآ	ہمیں مہلت دے
ذُوانْتِقَامٍ	بدلہ لینے والا	مُقَرَّنِيْنَ	جکڑے ہوئے ہوں گے
الْاَصْفَادِ	زنجیروں	سَرَابِيْلُهُمْ	ان کا لباس
قَطِرَانٍ	تارکول	وُجُوْهَهُمُ	ان کے چہروں
سَرِيْعُ الْحِسَابِ	بہت جلد حساب لینے والا	اُولُوا الْاَلْبَابِ	دانشمند لوگ
الْاَبْصَارُ	آنکھیں	يُؤَخِّرُهُمْ	وہ انہیں ڈھیل دے رہا ہے
طَرْفُهُمْ	ان کی پلکیں	نُجِبْ	ہم لبیک کہیں گے
مَكْرُهُمْ	ان کی چالیں	غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ	جس میں کوئی کھیتی باڑی نہیں

مشق (100 فیصد حل شدہ)

سوال 1: خالی جگہیں پُر کریں۔

۱۔ آیت ۷ کے مطابق شکر ادا کرنے کا نتیجہ زیادہ عطا فرماتا ہے۔

۲۔ آیت ۱۸ کے مطابق قیامت کے دن کفار کی نیکیاں راکھ کی مانند ہوں گی۔

۳۔ آیت ۲۲ میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن شیطان اہل جہنم سے کہے گا کہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔

۴۔ آیت ۳۴ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا ممکن نہیں۔

۵۔ آیت ۳۶ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیروی کرنے والوں کو اپنا قرار دیا۔

سوال 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

سوال 1: پہلے رکوع میں مذکور وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ میں ایام اللہ سے کیا کیا مراد ہے؟

جواب: وضاحت: ایام اللہ کے معنی: اللہ کے دن

تشریح: لفظ ایام اللہ دو معنی کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ دونوں یہاں مراد ہو سکتے ہیں:

1۔ اوّل معنی: اوّل وہ خاص ایام جن میں کوئی جنگ یا انقلاب آیا ہے جیسے غزوۂ بدر، اُحد، احزاب اور حنین وغیرہ کے واقعات یا پچھلی اُمتوں پر عذاب نازل ہونے کے واقعات ہیں یا پچھلی اُمتوں پر عذاب نازل ہونے کے واقعات ہیں۔ اس صورت میں ایام اللہ یاد دلانے سے ان قوموں کو کفر کے انجام بد سے ڈرانا اور خبردار کرنا ہے۔

2۔ دوسرے معنی: دوسرے معنی ایام اللہ سے مراد اللہ کے وہ احسانات ہیں جو بنی اسرائیل پر کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم اور غلامی سے نجات دلائی، ان کے لیے دریا کھڑا کر دیا، ان پر بادل کا سایہ کیا، ان پر من و سلویٰ اُتارا، ان کے لیے پتھر سے بارہ چشمے نکالے۔

سوال 2: تیسرے رکوع میں اہلِ جہنم کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

جواب: اہلِ جہنم کا انجام:

سورۃ ابراہیم کے تیسرے رکوع میں اہلِ جہنم کا انجام یہ بیان ہوا ہے کہ جب یہ جہنمی جہنم میں داخل ہوں گے تو انہیں پانی کے بدلے پیپ پلایا جائے گا۔ یہ بدبودار پیپ جہنمیوں کے زخموں سے رستا ہے جو انتہائی گرم ہوتا ہے۔ فرشتے لوہے کے گرز مار مار کے جہنمیوں کو یہ کھولتا ہوا پیپ پلائیں گے۔ جس وقت منہ کے قریب کریں گے، بڑی مصیبت اور تکلیف کے ساتھ ایک ایک گھونٹ کر کے حلق سے نیچے اُتاریں گے۔ اہلِ جہنم مختلف اقسام کے عذاب چکھ چکھ کر موت کی آرزو کریں گے لیکن موت نہیں آئے گی جو ان سب تکلیفوں اور اور مصیبتوں کا خاتمہ کر دے۔ ایک عذاب کے پیچھے دوسرا عذاب آتا رہے گا اور ایک دوسرے سے زیادہ سخت اور غضبناک ہو گا۔

حدیث شریف: مسند احمد میں ہے کہ جب اس کے پاس لایا جائے گا تو اسے سخت تکلیف ہو گی۔ منہ کے پاس پہنچتے ہی سارے چہرے کی کھال جھلس کر اس میں گر پڑے گی۔ ایک گھونٹ لیتے ہی پیٹ کی آنتیں پاخانے کے راستے باہر نکل پڑیں گی۔

سوال 3: چوتھے رکوع میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے "کلمہ طیبہ" یعنی توحید و رسالت پر ایمان اور "کلمہ خبیثہ" یعنی کفر و شرک کے لیے کیا مثال بیان فرمائی؟

جواب: 1۔ کلمہ طیبہ (توحید و رسالت پر ایمان) کی مثال:

سورۃ ابراہیم کے چوتھے رکوع میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت پر ایمان کی مثال ایک ایسے درخت سے دی ہے جس کی جڑیں انتہائی مضبوط اور شاخیں اونچائی پر ہوں۔ مفسرین سے مروی ہے کہ مومن کے دل میں لا اِلٰہ الا اللہ جما ہوا ہے اور اس کے اعمال آسمان کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔

حدیث شریف: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم

حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے، نہ جاڑوں میں نہ گرمی میں جو اپنا پھل ہر موسم لاتا رہتا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہہ دو وہ درخت کھجور کا ہے لیکن مجلس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے تو میں بھی چپ رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ درخت کھجور کا ہے۔

2۔ کلمہ خبیثہ (کفر و شرک) مثال: کلمہ خبیثہ یعنی کفر و شرک کی مثال ایک خراب درخت سے دی ہے۔ اس سے مراد حنظل کا درخت ہے جس کی جڑ زمین کے اوپر ہی ہوتی ہے اور ذرا سے اشارے سے اکھڑ جاتی ہے یعنی کافر کے اعمال بالکل بے حیثیت والے ہوتے ہیں۔ نہ آسمان پر چڑھتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں۔

سوال 4: چھٹے رکوع کی روشنی میں ایک فہرست بنائیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کن کن باتوں کی دعا مانگی؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درجہ ذیل باتوں کی دعا مانگی:

1۔ اے میرے رب! اس شہر یعنی مکہ کو امن والا بنا دے۔

2۔ (اے میرے رب!) مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔

3۔ اے ہمارے رب! بیشک میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جو بنجر تھی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔

4۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرما دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

5۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی۔

6۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

7۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔

سوال 5: ساتویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن ظالموں اور مجرموں کا کیا حال ہو گا؟

جواب: قیامت کے دن ظالموں اور مجرموں کا حال: سورۂ ابراہیم کے ساتویں رکوع کی روشنی میں قیامت کے دن ظالموں اور مجرموں کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے:

1۔ قیامت کے روز ظالم اور مجرم لوگ خوف و حیرت کے سبب سر اوپر اُٹھائے ہوئے بے تحاشا دوڑ رہے ہوں گے۔

2۔ ان لوگوں کی پلکیں نہ جھکیں گی اور بدحواس ہوں گے، کثرتِ خوف سے ان کے دل گرے ہوئے اور خالی ہوں گے۔

3۔ ظالم اور مجرم لوگوں کے لیے قیامت کا دن سخت حسرت ناک وقت ہو گا۔ یہ پکاریں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں کچھ اور مہلت دے دیجیے یعنی پھر دنیا میں چند روز کے لیے بھیج دیجیے تاکہ ہم آپ کی دعوت قبول کر لیں اور آپ کے رسولوں کا اتباع کرے تاکہ اس عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔

4۔ یہ ظالم اور مجرم لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے تاکہ ان کے بدن آگ کو جلدی سے پکڑے۔

5۔ ظالم اور مجرم لوگوں کے چہروں تک آگ چھڑی ہوئی ہوں گی یعنی ان کے چہرے آگ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔

سوال 6: ساتویں رکوع کی روشنی میں قرآن حکیم کے نزول کے مقاصد بیان کریں۔

جواب: قرآن حکیم کے نزول کے مقاصد: سورۂ ابراہیم کے ساتویں رکوع کی روشنی میں قرآن حکیم کے نزول کے مقاصد یہ ہیں:

1۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانا

2۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرانا کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات معبودِ برحق ہے۔

3۔ عقل مند لوگ نصیحت اور عبرت حاصل کریں کیونکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے لیے اللہ

تعالیٰ کی طرف سے پیغام اور نصیحت ہے۔

سوال 3: انبیائے کرام علیہم السلام کو جب کفار نے اپنے جیسا بشر کہا تو انبیائے کرام علیہم السلام نے کیا جواب دیا؟

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام کو کفار کا بشر کہنا اور انبیائے کرام علیہم السلام کا جواب:

انبیائے کرام علیہم السلام نے کفار سے کہا کہ معبودِ برحق واحد اللہ تعالیٰ ہے لیکن کفار نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شک و شبہ کا اظہار کیا۔ اس پر رسولوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک کیسا۔ اگر دلیل کے بغیر اطمینان نہیں تو دیکھو کہ یہ آسمان و زمین کیسے پیدا ہو گئے؟ اس تمام کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کفار نے کہا تم ہم جیسے بشر ہو یعنی انسان ہو۔ اچھا اگر سچے ہو تو زبردست معجزہ پیش کرو۔ اس کے جواب میں انبیائے کرام علیہم السلام نے فرمایا: یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن تمہارا یہ سمجھنا غلط ہے کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں میں ہی بعض انسانوں کو وحی و رسالت کے لیے چن لیتا ہے اور تم سب میں سے یہ احسان اللہ نے ہم پر فرمایا ہے۔

معجزہ پیش کرنے کا جواب: کفار کو معجزہ پیش کرنے کے سلسلے میں رسولوں نے جواب دیا کہ معجزے کا دکھانا یا لانا ہمارے اختیار میں نہیں، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجازت کے بغیر ہم انبیائے کرام علیہم السلام کوئی معجزہ نہیں لا سکتے۔

گھریلو سرگرمی

سوال: سورۂ ابراہیم کے علاوہ قرآن حکیم سے دو اور مقامات تلاش کریں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ وہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں اور زبانی یاد کریں۔

جواب: سورۂ ابراہیم کے علاوہ قرآن حکیم کی دوسری سورتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر:

1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 128

ترجمہ: "اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔"

2۔ سورۃ الشعراء آیت نمبر 83،84،85

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔ اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔"

3۔ سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر 100

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔"

سوال: روزمرہ زندگی کی ایسی دس نعمتیں لکھیں جن پر ہم عموماً اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔

جواب: **روزمرہ زندگی میں دس نعمتیں:** روزمرہ کی زندگی میں ایسی نعمتیں جن پر ہم عموماً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے، ان میں سے چند درجہ ذیل ہیں:

1۔ اُمتِ محمدیہ کا شرف بخشنا
2۔ سجدوں کی توفیق دینا
3۔ صبح نیند سے بیداری (یعنی زندگی کا ایک اور موقع دینا)
4۔ تندرست صحت عطا کرنا
5۔ پاکیزہ رزق دینا
6۔ پانی، ہوا، چلنے پھرنے کے لیے زمین جیسی نعمتیں عطا کرنا
7۔ والدین کا ہونا
8۔ صحت مند اولاد کا ہونا
9۔ پہننے کے لیے لباس عطا فرمانا
10۔ ایک آزاد اسلامی ملک میں زندگی بسر کرنا